سوال

(111) بزرگانِ دیوبند اور اہل حدیث

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بزرگانِ دیوبند اور اہل حدیث

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حضرات ناظرین! آج کل دیوبندی حضرات کی تحریرات وتقریرات سن کر اور دیکھ کر حیرت ہوتی ہے جس وقت وہ جماعت اہل حدیث کے مخصوصہ مسائل پر مذہبی نزلہ گراتے ہیں اور اِن کو لامذہب وغیر مقلد وظاہر پرست وغیرہ کے القابات سے یاد کرتے ہیں۔ حالاں کہ یہ مسائل وہ ہیں مقبولہ ومسلمہ جن کو بزرگانِ دیوبند جیسے مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی ومولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی تسلیم کرچکے ہیں۔

آہ کیا وہ تبعین علماء دیوبند جو نسبت حنفیت کے ساتھ اپنا رشیدی ومحمودی ہونا بھی فخر سمجھتے ہیں۔ آج کیا ان اقوال بزرگانِ دیوبند سے انحراف واعتساف کو عمل فرما کر اپنے بزرگوں سے منہ پھیریں گے؟ ہمارا فرض ہے کہ ایک مرتبہ آپ کے بزرگانِ دیوبند کے وہ اقوال جو حق پر مبنی ہیں اور مسائل بخصوصہ اہل حدیث کی اپنے اقوالِ حق میں تصدیق حق فرما چکے تھے آپ کے گوشِ جان کردیئے جائیں۔

گر قبول اُفتد زہے عزوشرف

سنیئے! سر گروہِ دیوبند حضرت مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی کو ایک مرید خاص بھوپال سے استفتاء بھیجتے ہیں۔ کہ اہل بھوپال تکبیرات عیدین خلافِ حنفیہ کہتے ہیں ان کی اقتداء کروں یا نہیں؟

مولانا رشید احمد صاحب جواب میں لکھتے ہیں:

کہ عیدین میں جس قدر تکبیرات امام وہاں کا کہا کرے تم بھی باتباع اُس کے اُسی قدر کہا کرو، یہ مسئلہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں مختلف ہوا ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے تین تکبیروں کو پسند کیا اور دیگر ائمہ نے زیادہ کو قبول کیا۔ اہل بھوپال تیرہ تکبیر کہتے ہیں۔ چوں کہ یہ بھی حدیث سے ثابت ہے۔ تم خلاف مت کرو۔ امام کی اطاعت کرو۔ ایسی صورت میں اطاعتِ امام ضروری ہے۔

(دیکھو مکاتیب رشیدیہ ص ۹۶)

کتبہ ابو محمد عبدالجبار کھنڈیلوی دہلوی

(فتاویٰ ثنائیہ ص ۵۰۸، ج ۱)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 04 ص 189

محدث فتویٰ